خود انحصاری

مَیں نے کچھ ایسے زندگی کی ہے
گھُپ اندھیرے میں روشنی کی ہے

جگ پہ کب اعتبار رکھا ہے
خود پہ ہی انحصار رکھا ہے
گِرد اپنے حصار رکھا ہے

یہ بہت پہلے جان بیٹھا تھا
کہ یہاں ایک ہی سہارا، مَیں
ڈوبنے لگ گیا کہیں پہ اگر
پھر تو بس ایک ہی کِنارہ، مَیں

https://emad-ahmad.com/

یار، اغیار کچھ نہیں دیں گے
پیار، بیوپار کچھ نہیں دیں گے
اپنے گرنے پہ خود سنبھلنا ہے
ہر بھنور ہی سے خود نکلنا ہے

سو فقط اپنی ذات، اپنا وجود
سو فقط حوصلہ، جواں مردی
ان پہ ہی اعتبار رکھا ہے
خود پہ ہی انحصار رکھا ہے

تشنہ کامی اگر بڑھی اپنی
چشمۂ دل سے پی لیا میں نے
درد جب بھی بڑھا کسی غم کا
خود کو ہی چارہ گر کیا میں نے

https://emad-ahmed.com/

جب اندھیرا بڑھا مرے اندر
روح کی روشنی سے کاٹ دیا
جب سیاہی بڑھی غموں کی تو
چشمِ نم سے ہی دھو دیا اس کو

میں نے کچھ ایسے زندگی کی ہے
گھُپ اندھیرے میں روشنی کی ہے
جگ پہ کب اعتبار رکھا ہے!
خود پہ ہی انحصار رکھا ہے!
گِرد اپنے حصار رکھا ہے!

https://emad-ahmed.com/